REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO P/G.D.P. 3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۹ — شمارہ ۳۵

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ ر ظہور (اگست) — سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لنڈن سے بذریعہ ڈاک موصول شدہ مورخہ ۲۳ ر ظہور (اگست) کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی مقاصدِ عالیہ میں ازدیادِ کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات کے جلد میں بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں مراجعت کے لئے متضرعانہ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۵ ر ظہور (اگست) — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

۱۶ ر شوال ۱۴۰۰ ہجری — ۲۸ ر ظہور ۱۳۵۹ ہش — ۲۸ ر اگست ۱۹۸۰ء

قرآن کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ کسی کے بارے میں یہ کہے کہ وہ مسلمان نہیں!

لنڈن میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب پریس کانفرنس

۹۰ صحافیوں کی شرکت * مقامی ریڈیو اور اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اشاعت

قادیان ۲۴ ر ظہور (اگست) — سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو مع اہلِ قافلہ اپنے مجوزہ پروگرام دورہ کے مطابق ہالینڈ سے مورخہ ۷ ر ظہور (اگست) بروز جمعرات صبح نو بجے بخیر و عافیت لنڈن میں وارد فرما ہونے کی اطلاع ہم اپنے قارئین کو اس سے پہلے بھی دے چکے ہیں۔ اب لنڈن سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے نام بذریعہ ڈاک مورخہ ۲۳ ر ظہور (اگست) کا جو تازہ ترین تفصیلی مکتوب موصول ہوا ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ حضور پُرنور مع اہلِ قافلہ ہنوز لنڈن میں ہی قیام فرما ہیں نیز یہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ حضور پُرنور مع اہلِ قافلہ مورخہ ۲۴ ر ظہور (اگست) تک مغربی افریقہ کے دو اہم ممالک غانا اور نائیجیریا کے اپنے سات روزہ دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افرادِ قافلہ کا ہر رنگ میں حامی و ناصر ہو آمین۔

تفصیلی مکتوب میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۸ ر ظہور (اگست) کو مسجد فضل لنڈن میں ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی اس اثناء میں حضور پُرنور نے ایک ہزار سے بھی زائد خطوط پر مشتمل ڈاک ملاحظہ فرمائی اور اس پر فوری ہدایات صادر فرمائیں۔ موصولہ تفصیل مکتوب کے مطابق حضور بفضلہ تعالیٰ نمازیں خود مسجد میں تشریف لاکر پڑھاتے ہیں۔ مورخہ ۱۳ ر ظہور کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا۔ پیرس اور ٹرینیڈاڈ سے آئے ہوئے احباب جماعت کو شرفِ ملاقات بخشا اور کچھ وقت ان احباب میں تشریف فرما رہے مورخہ ۱۸ ر ظہور (اگست) کو حضور نے ایک کامیاب پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں ۹۰ صحافی موجود تھے۔ مقامی ریڈیو نے اسی روز شام کو اپنے بلیٹن میں اسی کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ نشر کی اور انگریزی اخبارات نے بھی اسے نمایاں رنگ میں شائع کیا۔

تفصیلی مکتوب کے ہمراہ لنڈن سے شائع ہونے والے اردو روزنامہ "جنگ" مجریہ ۱۵/۸ کا ایک تراشہ بھی موصول ہوا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک دلآویز تصویر کے ساتھ اس انتہائی کامیاب پریس کانفرنس کی دلچسپ اور ایمان افروز تفصیل درج کی گئی ہے واضح رہے کہ یہ اخبار عموماً جماعت احمدیہ کے حق میں نہیں تاہم زیرِ نظر رپورٹنگ میں اخبار مذکور نے اپنی سابقہ روش سے ہٹ کر کافی حد تک صحافتی دیانت داری کے تقاضا کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے جس کے لئے ہم اس کے مشکور ہیں۔ قارئین بدر کے افادہ و دلچسپی کی خاطر ہم روزنامہ جنگ لنڈن کی رپورٹ کو من و عن ذیل میں نقل کر رہے ہیں اخبار مذکور —

"پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی ترمیم عبوری ہے"

اور

"احمدیوں کو صرف آئینی اور قانونی مقاصد کے لئے غیر مسلم قرار دیا گیا ہے"

"احمدی جماعت کے سربراہ کا دعویٰ"

کے عنوانات کے تحت رقمطراز ہے کہ :-

"لنڈن ۱۴ ر اگست (نمائندہ جنگ)

احمدی جماعت کے سربراہ خلیفہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی آئینی ترمیم کے تحت احمدیوں کو صرف آئین اور قانون کے مقاصد کے لئے غیر مسلم قرار دیا گیا ہے انہیں اسلامی تعلیمات کے سلسلہ میں غیر مسلم نہیں قرار دیا گیا۔ خلیفہ مرزا ناصر احمد جو یورپ اور برطانیہ کے دورے کے بعد اب افریقہ اور امریکہ کے "جہاد" پر روانہ ہونے والے ہیں آج دوپہر

باقی صـ۱۱ پر دیکھیے

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی توفیق دے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

دور چلے جاؤ۔ بلکہ ان کامیابیوں کو خدا شناسی کا ایک ذریعہ قرار دو اپنی ہمت اور کوشش پر نازمت کرو اور مت سمجھو کہ یہ کامیابی ہماری کسی قابلیت اور محنت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ سوچو کہ اس رحیم خدا نے جو کبھی کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا ہماری محنت کو بارآور کیا ہے ورنہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ صدہا طالب علم آئے دن امتحانوں میں فیل ہوتے ہیں کیا وہ سب کے سب محنت نہ کرنے والے اور بالکل غبی اور بلید ہی ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ بعض ایسے ذکی اور ہوشیار ہوتے ہیں کہ پاس ہونے والوں میں سے اکثر کے مقابلہ میں ہوشیار ہوتے ہیں اس لئے واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے محنت کو اکارت نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کروگے تو میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ (ملفوظات جلد اول ۱۵۱) ۔ مرتبہ: محمد حمید احمد انور

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ مورخہ ۲۸ ظہور ۱۳۵۹ ہش

"لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ"

بحیثیت اشرف المخلوقات انسانی پیدائش کا ایک عظیم مقصد یہ بھی ہے کہ وہ اپنی فطری صلاحیتوں اور استعدادوں سے صحیح رنگ میں استفادہ کرتے ہوئے زندگی کے تمام اہم شعبوں میں لامتناہی ترقیات و کامرانیوں کے حصول میں کوشاں رہے۔ ظاہر ہے کہ اس بلند اور عظیم مقصد کا حصول جہاں بے شمار دوسرے لوازم کا متقاضی ہے وہاں اس کے لئے افراد معاشرہ کے باہمی اشتراک و تعاون کی بھی اشد ضرورت ہے اور تعاون باہمی کا یہ مخلصانہ رشتہ اس صورت میں برقرار رہ سکتا ہے جب انسان اپنے محسن کے احسانات اور اس کی نیکیوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے، اس کے دل میں شکر و امتنان کے حقیقی جذبات موجزن ہوں اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ان جذبات کا اظہار بھی کر سکتا ہو۔

اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے جہاں وہ فطرت صحیحہ کی کما حقہ نشوونما کیلئے تمام جائز ذرائع اور ضروری اسباب سے فائدہ اٹھانے کی تلقین فرماتا ہے وہاں انسان کی ہر فطری احتیاج کی تکمیل کے لئے اصولی رنگ میں انتہائی پر حکمت تعلیمات اور مفید ہدایات بھی پیش کرتا ہے چنانچہ جہاں تک تعاون و اشتراک کے باہمی رشتوں کو فروغ دینے کا تعلق ہے اسلام اپنے متبعین کو اس جانب راغب کرنے کے لئے یہ تعلیم دیتا ہے کہ:- اَللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات اور اس کی نصرتوں کا مورد بننے کے لئے اولین شرط یہ ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے مستحق بھائی کی مدد اور بھلائی میں کوشاں رہے اس کے بالمقابل وہ انسان جس کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا سلوک کیا گیا ہو اس کا اخلاقی فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے وہ ارشادِ ربانی "ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" کے مطابق اس احسان اور نیکی کا صلہ احسان اور نیکی سے ہی ادا کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسی استطاعت نہیں رکھتا تو بھی اس پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے محسن کے احسانات کا شکر گذار بنے کیونکہ بموجب ارشادِ نبوی "مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ" جو شخص اپنے بھائی کے حسنِ سلوک کا ممنونِ احسان نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات کا بھی ہرگز شکر گذار نہیں بن سکتا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اسلام جب عام دنیوی معاملات میں کسی انسان کی طرف سے کی جانے والی ایک معمولی سی نیکی کے لئے بھی تشکر و ممنونیت کے اظہار پر اس قدر زور دیتا ہے تو ایک بندے کو اپنے اس معبود اور محسنِ حقیقی کے حضور شکر گزاری کے کیسے بلند و ارفع ترین مقام پر فائز ہونا چاہیئے جو احکم الحاکمین ہے اور جس کے اذن کے بغیر ایک پتہ بھی ہل نہیں سکتا جس کی بے پایاں رحمتوں اور عنایات کی موسلادھار بارشیں ہر آن ہم پر اس طور سے برس رہی ہیں کہ ہمارے جسم کا رُواں رُواں اس کے عظیم اور بے شمار احسانات کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے یہ بے کراں اور عظیم احسانات اس امر کا تقاضا نہیں کرتے کہ انسان ہر گھڑی اپنے محسنِ حقیقی کی حمد و ثنا کے ترانے گاتا رہے اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری میں رطب اللسان ہو۔

ایک مومن کے لئے اپنی زندگی کے مقصد کو بہتر رنگ میں پورا کرنے اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں غیر محدود رفعتوں اور لامتناہی ترقیات و کامرانیوں کے حصول کا ایک انتہائی مفید اور کارگر نسخہ وہی ہے جس کا ذکر خود ذات باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں یوں فرمایا ہے کہ:- لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۔ یعنی جب تک تم میری نعمتوں کے شکر گذار رہوگے میں تمہیں اپنے مزید انعامات سے نوازتا چلا جاؤں گا اور اگر تم میرے احسانات کے بالمقابل ناشکر گذاری کا مظاہرہ کروگے تو یاد رکھو کہ احسان فراموش اور ناشکر گذار بندے میرے غضب اور شدید عذاب سے ہرگز بچ نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ کی اس واضح اور غیر مبہم تلقین کے باوجود اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کی تمام ترقیات اور کامیابیاں الٰہی فضل و انعام کی مرہونِ منت ہونے کی بجائے محض اس کی اپنی کوشش اور تگ و دو کا نتیجہ ہیں تو بلاشک اس سے بڑھ کر نادان اور بدبخت کوئی اور شخص ہو نہیں سکتا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو اسی امر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"دنیوی اور عارضی کامیابیوں پر اس قدر خوش مت ہو کہ حقیقی کامیابی سے

کلامِ خدائے جہاں

از مکرم سید ادریس احمد صاحب عاجز ذکریا آباد

نہیں اس میں کچھ شک و وہم و گماں ہے ۔ کہ قرآں کلامِ خدائے جہاں ہے

عجب اسکی عظمت عجب اسکی شاں ہے ۔ محمدؐ کو خالق کا یہ ارمغاں ہے

الٰہ حرفِ آغاز تا حرفِ آخر ۔ سراسر محمدؐ ہی کی داستاں ہے

ہر اک حرف اس کا ہے مانند انجم ۔ فلک پر ہو جیسے کھلا کہکشاں ہے

ہر اک لفظ اس کا ہے مثلِ گل تر ۔ یہ خوش رنگ پھولوں کا اک گلستاں ہے

سطور اس کی گویا ہیں موتی کی لڑیاں ۔ چمکتا ہے ہوکر بہ چشمِ جہاں ہے

مضامین میں اسکی ایسی ہے ندرت ۔ نہ دیگر صحائف میں اسکا نشاں ہے

مصفّا سا اک آئینہ ہے یہ قرآں ۔ رخِ کبریا جس سے پرتو فشاں ہے

یہ انوارِ رب الوریٰ کا ہے مرکز ۔ یہی محورِ بزمِ روحانیاں ہے

خدا تک رسائی کا ہے اک وسیلہ ۔ یہ عرشِ الٰہی کا اک نردباں ہے

بتاتا ہے ہم کو یہ راہِ ہدایت ۔ کلیدِ درِ باغِ خلد و جناں ہے

گنہ سوز اس کے ہیں انعام سارے ۔ جہنم کے شعلوں سے یہ جاوداں ہے

ہوا اس کے حملوں سے شیطان پسپا ۔ یہ مومن کے ہاتھوں میں سیف و سناں ہے

حدودِ زمان و مکاں سے ہے بالا ۔ خدائے یگانہ کا یہ زندہ نشاں ہے

یہ اک بحرِ اعظم ہے کل ہر گنوں کا ۔ یہی بحر کا قلزمِ بیکراں ہے

شریعت کے ہر ایک امر و نہی کا ۔ ہوا اس میں سب کا مفصل بیاں ہے

کلام اس کا ایسا بلیغ و فصیح ہے ۔ کسی سے جواب اس کا ممکن کہاں ہے

فصاحت کے جوہر جو اس نے دکھائے ۔ عرب کی ہوئی گنگ تیغ زباں ہے

اسی کے ہے سائے میں تسکینِ دل ہے ۔ یہ الطافِ رحماں کا اک سائباں ہے

ہے قرآن مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک ۔ سرورِ دل و جان و روحِ رواں ہے

دلِ مضطرب کی یہ وجہ سکوں ہے ۔ یہی باعث چین و آرامِ جاں ہے

ہے ممکن کہاں اس کی توصیف عاجزؔ
قلم میں نہ یارا نہ زورِ بیاں ہے

خطبہ جمعہ

احباب کو ہر وقت اور ہمیشہ یہ بات مدِ نظر رکھنی چاہئے کہ وہ کس جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں!

اور ان کے فرائض کیا ہیں

ہر احمدی کو یہ یقین ہونا چاہئیے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو غالب کرنے کے جو وعدے دیئے ہیں ضرور پورے ہوں گے

اسے ہر روز یہ متضرعانہ دعا کرنی چاہئیے کہ اے اللہ تو ایسے سامان پیدا کر کہ لوگ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۵ مئی ۱۹۷۹ء بر مکان صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب جہلم

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جماعت کے احباب کو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ وہ ہیں کیا چیز؟ کس جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ان کے فرائض کیا ہیں ان سے تو قعات اللہ تعالیٰ کیا رکھتا ہے اور ان سے وعدے کیا گئے ہیں۔

اس وقت اسلام دشمن طاقتیں دنیوی لحاظ سے بڑی مضبوط ہیں ان کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ایک وہ جو دہریہ۔ ایک وہ جو کسی

مذہب کی طرف منسوب ہونے والے

ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ کسی مذہب پر ایمان رکھتے ہیں جو دہریہ ہیں وہ بھی آگے کئی قسم ہیں۔ ایک وہ دہریہ ہے جو خدا تعالیٰ کے وجود کو ہی تسلیم نہیں کر رہا۔ اور بڑی طاقت میں ہے وہ مثلاً روسی اشتراکیت نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹا دے گی

بہت بڑا دعویٰ

ہے جو انہوں نے کیا آسمانوں تک ان کی رسائی نہیں لیکن آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹانے کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔

ایک وہ دہریہ ہیں جو کہتے ہیں ہم خدا کو مانتے ہیں مگر وہ نہ اس کی ذات کا صحیح علم رکھتے ہیں نہ اس کی ذات کی معرفت انہیں حاصل ہے کئی ایسے ہیں جو بعض صفات باری کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے قرآن کریم میں بار بار کہا کہ جو میرے منکر ہیں

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

تم ان کے مقابلہ میں مجھے ناکام نہیں کر سکتے۔ ایسے بھی ہیں جو خدا کو مانتے بھی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی قدرتوں کی معرفت نہیں رکھتے اس کی عظمت اور [illegible] واقف نہیں ہیں ایک لحاظ سے وہ مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور ایک دوسرے لحاظ سے ان کا تعلق دہریت سے بھی ہے کیونکہ جس حد تک وہ خدا تعالیٰ کی کسی صفت کا صحیح علم نہیں رکھتے یا اس کا انکار کرتے ہیں اس حد تک وہ دہریہ ہو جاتے ہیں۔

مذاہب دنیا میں مختلف پائے جاتے ہیں اس وقت زوروں پر جو مذہب ہیں ان میں نمبر ایک عیسائیت ہے جو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ساری دنیا میں اسلام کے مقابلے پر نبرد آزما ہے وہ اسلام کو مٹانے کی مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہے مختلف دجل ہیں جن کو وہ استعمال کرتی ہے دلائل تو ان کے پاس نہیں ہیں۔ لیکن انسان کی کمزوریوں اور بعض مسلمانوں کی

اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت

کی وجہ سے وہ ان کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ لالچ دیتے ہیں۔ بہت سے دوسرے ہتھکنڈے ہیں جنہیں وہ استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال عیسائیت اس وقت مخالف اسلام طاقتوں میں (جو مذہب سے تعلق رکھنے والی ہیں) سب سے بڑی طاقت ہے اس کے علاوہ مختلف مقامات پر دوسرے مذاہب ہیں مثلاً ہندوستان میں ہندو مذہب ہے بعض علاقوں میں بدھ مذہب ہے۔ بعض علاقوں میں مثلاً جاپان ہے وہاں مذہب ہے لیکن بہت سارے فرقوں کو ملا کر انہوں نے ایک مذہب بنا لیا ہے۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ جس وقت وہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک تعلیم کے مطابق اس کی رسومات ادا کی جاتی ہیں یعنی غیر مسلم فرقے جو ہیں بدھ مذہب وغیرہ سے تعلق رکھنے والے ان کی رسومات تو ایک فرقے کی تعلیم کی رسومات ادا کی جاتی ہیں پیدائش کے وقت اور بالکل دوسرے فرقے کی تعلیم کے مطابق رسومات ادا کی جاتی ہیں اس کے مرنے پر تو ایک جاپانی سارے فرقوں کا ممبر بن جاتا ہے وہ

مذہب کی حیثیت

ایک کلب کی سمجھتے ہیں۔ جس طرح جہلم میں پانچ دس مختلف کلبیں بنی ہوئی ہوں۔ کوئی ٹینس کھیل رہی ہے۔ کوئی ہاکی، کوئی کچھ، کوئی کچھ۔ اسی طرح بعض دوسری کلبیں ہیں جہاں بیٹھ کر لوگ چائے پیتے اور گپیں ہانکتے ہیں۔ مجھے نہیں پتہ جہلم کا اس وقت کیا ہے کہا اگر کلبیں ہوں وہاں۔ لاہور کا تو مجھے پتہ ہے بہت ساری کلبیں ہیں وہاں۔ تو ایک شخص ہر ایک کلب کا ممبر بن سکتا ہے۔ اسی طرح جاپان میں ہر جاپانی ہر مذہب کا ممبر بن جاتا ہے کیونکہ مذہب کی جو بنیادی حیثیت ہے اس سے وہ واقف نہیں رہا۔

بہرحال میں بتا یہ رہا ہوں کہ

اسلام کے مقابلہ میں

جو زبردست طاقتیں ہیں ان میں دہریت اور عیسائیت اور بعض دوسرے چھوٹے مذاہب ہیں اور دہریت کے بھی مختلف فرقے ہیں۔ دنیوی لحاظ سے یہ ساری طاقتیں جو ہیں اسلام کے خلاف بڑی مضبوط ہیں اس میں کوئی شک نہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ دہریہ اشتراکی اور سوشلسٹ جو ہیں وہ کمزور ہیں اور دنیوی کوئی طاقت انہیں حاصل نہیں تو وہ یا بالکل سادہ بچہ ہوگا یا پاگل ہوگا۔ اس حقیقت سے انکار کیا ہی نہیں جا سکتا کہ جو خدا کے دشمن دہریہ ہیں ان کو دنیوی لحاظ سے آج بڑی طاقت نصیب ہے اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ عیسائی بھی بڑی طاقت ہیں ایک وقت میں تو ساری دنیا پر حاکم تھے وہ زمانہ گذر گیا لیکن اب بھی بڑی طاقت ہیں وہ۔ بڑا اثر ہے ان کا۔ پرانے جو اثرات ہیں

وہ بہت سی جگہوں پر قائم ہیں۔

میں نے پہلے بھی بتایا اس جلسے پر ایک دوست زمبیا سے آئے تھے وہ کہنے لگے کہ زمبیا میں جو مشرقی افریقہ کا ایک ملک ہے تنزانیہ کے پہلو میں وہاں ایک مسلمان بھی نہیں وہ خود وہیں سے آئے تھے میں نے کہا ہاں ایک بھی مسلمان نہیں تم کہاں سے آگئے ہو۔ کہنے لگا میں زمبیا کا رہنے والا نہیں۔ میں زائر کا رہنے والا ہوں میرے ماں باپ بھی زائر میں ہیں۔ میرے بیوی بچے بھی زائر میں ہیں میں کام کے سلسلہ میں وہاں آیا ہوا تھا وہاں مجھے احمدیت سے واقفیت حاصل ہوئی۔ اور میں احمدی ہو گیا اور جلسے پر یہاں آگیا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اصل باشندے زمبیا کے جو ہیں ان میں ایک بھی مسلمان نہیں رہا تھا یہاں تک کہ جماعت احمدیہ نے وہاں تبلیغ شروع کی اور اس وقت غالباً ڈیڑھ ہزار کے قریب مقامی باشندوں میں سے پھر واپس اسلام کی طرف آچکے ہیں جماعت احمدیہ کی کوششوں میں اللہ تعالیٰ نے جو برکت ڈالی اس کے نتیجہ میں وہ آئے ورنہ وہاں ایک بھی نہیں رہا تھا اتنی زبردست یلغار ان علاقوں میں عیسائیت نے کی تھی تو یہ ایک حقیقت ہے کہ

اسلام دشمن طاقتیں

بڑی مضبوط ہیں بڑی اثر والی بھی ہیں۔ دولتیں بھی انہوں نے سمیٹ لیں۔ سائنس میں بھی ترقیات کیں، چاند پر پہنچ گئے۔ دوسرے ستاروں کی خبریں لانے لگے۔ یہ اپنی جگہ درست لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں اس دنیا کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روحانی فرزند کی حیثیت سے اس لئے بھیجا کہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے : اکیلے تھے پہلے آپ' پھر خدا تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق آپ کے ماننے والوں کی تعداد میں زیادتی ہونی شروع ہوئی وہ بڑھنے شروع ہوئے وہ پھیلنے شروع ہوئے وہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں پھیلے' پھر ہندوستان میں پھیلے پھر باہر نکلے' پھر ساری دنیا میں پھیل گئے لیکن اب بھی باوجود اس کے کہ وہ ایک سے ایک کروڑ بن گئے۔

دنیا کی آبادی کے لحاظ سے

تعداد میں اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے تو کسی جگہ بن ہی نہیں۔ اسی طرح مال کے لحاظ سے غریب جماعت بڑی غریب جماعت ہے۔ یہ اپنی جگہ درست ہے لیکن بعثت کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائے ؟

انسان سوچتا ہے کہ یہ ہوگا کیسے اس حالت میں ہمارے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی اسوہ ہے تیرہ سال آپؐ نے مکہ میں گذارے دنیا کا تو پوچھنا ہی کیا خود مکہ کے رؤسا میں بھی کچھ اثر نہیں تھا تیرہ سالہ مکی زندگی تھی مظلومیت کی زندگی اور غربت کی زندگی اور بے کسی کی زندگی اور دشمن کی زبان سے ایذاء سہنے کی زندگی اور ان کے ہاتھوں سے دکھ اٹھانے کی زندگی اور ان کے منصوبوں سے فنا ہو جانے کے امکانات کی زندگی یعنی وہ یہ منصوبے بنا رہے تھے کہ یہ چند آدمی ہیں ان کو ختم کر دو اسلام ختم ہو جائے گا اس وقت جو ذہنی کیفیت یقین کی اور خدا تعالیٰ پر اعتماد کی اور اس کے وعدوں پر اعتبار کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹھی بھر ساتھیوں کی تھی وہ ذہنی کیفیت اس زمانہ میں جس میں میں اور آپ زندہ ہیں ہر احمدی کی ہونی چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ دشمن ظاہری طاقت ظاہری غلبہ۔ ظاہری مال و دولت میں اتنا امیر اور اقتدار والا ہے کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ تو درست ہے اپنی جگہ۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ اس مقصد میں ہمیں کامیاب کرے گا جس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا گیا ہے۔

فرینکفورٹ میں میں نے پریس کانفرنس والوں کو یہ کہا کہ آئندہ سو ایک سو دس سال میں ساری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا۔

حیران ہو کر دیکھا انہوں نے

مجھے۔ کہ یہ شخص کیا کہتا ہے ؛ ویسے میرے سامنے بڑے ادب سے' احترام سے بیٹھے ہیں یہ سارے۔ سنی بات' کوئی اثر نہیں لیا پھر میں نے ان کو کہا دیکھو میں بغیر دلیل کے بات نہیں کر رہا میرے پاس ایسی دلیل ہے جس کو تم سمجھ جاؤ گے اور میرے پاس یہ دلیل ہے کہ نوّے سال پہلے آج سے قریباً' مدعی جو تھا اس بات کا کہ اسلام غالب آئے گا اس زمانہ میں وہ اکیلا تھا اس کے گھر والے اسے پہچانتے نہیں تھے اور بعض دفعہ اس کی سگی بھوجیاں اور خالائیں وغیرہ اسے کھانا دینا بھول جاتی تھیں کیونکہ وہ مسجد میں بیٹھا قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہوتا تھا۔ یعنی ان کی نگاہ میں فرد ہی نہیں تھا وہ۔ اپنے گھر کا فرد ہی یاد نہیں رہتا تھا ان کو۔ یہ حالت تھی۔ کوئی نہیں پہچانتا تھا اور خدا تعالیٰ کی آواز جو اس کے کان میں آئی یہ تھی کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اسلام کو تیرے ذریعہ سے غالب کروں گا اور جو اسلام سے باہر رہ جائیں گے ان کی حیثیت چوڑھے چماروں کی طرح ہو گی۔ یعنی بہت بھاری اکثریت انسان کی اسلام کے اندر داخل ہو جائے گی۔ میں نے کہا وہ اکیلا شخص پچھلے نوّے سال میں دس ملین یعنی ایک کروڑ بن گیا' تو اگر تم یہ سمجھو کہ اس ایک کروڑ کا ہر ایک اگلے ایک سو دس سال میں ایک کروڑ بن جائے تو کیا تعداد بنتی ہے تو ایک ٹھیٹھ سا جرمن صحافی تھا ادھیڑ عمر کا بڑا اچھا سمجھدار۔ میں نے اسے کہا ذرا ضرب لگا کر تو دیکھو وہ سمجھا میں ویسے ہی اپنی باتیں کرتے ہوئے پریس کانفرنس سے مخاطب ہوں اور میں باتیں کہہ گیا ہوا تو اس نے سُنا اور ضرب نہ دی کروڑ کی کروڑ کے ساتھ میں نے کہا کہ میرا یہ دل کرتا ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ آپ ایک کروڑ کو ایک کروڑ کے ساتھ ضرب دیں اور میری خاطر آپ یہ تکلیف برداشت کریں۔ اس طرح جب میں نے اس کو کہا تو اس نے پھر ضرب دی۔ جب اس نے ضرب لگائی تو اس نے سمجھا ضرب ٹھیک نہیں لگی پھر اس نے کاٹ دی۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے دوبارہ ضرب لگائی۔ پھر وہ مسکرایا۔ اس نے منہ اٹھا کے مجھے دیکھا۔ کہنے لگا کہ دنیا کی تو اتنی آبادی نہیں ہے میں نے اسے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ اتنی تعداد میں مسلمان ہو جائیں گے۔ تو تمہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب ایک شخص نوّے سال میں کروڑ بن گیا تو اس کروڑ میں سے ہر ایک کروڑ بن سکتا ہے۔ غیر ممکن نہیں ہے یہ اور اس سے میں یہ استدلال کرنا اور یہ بات تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو دعویٰ ہے کہ اکثریت بنی نوع انسان کی اسلام میں داخل ہو چکی ہو گی اگلی صدی میں اور یہ جو میں آپ کو بار بار کہتا ہوں اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے' ایک سو ایک سو دس سال کے اندر بھاری اکثریت انسانوں کی اسلام میں داخل ہو چکی ہو گی یہ بغیر دلیل کے محض ایک مبالغہ آمیز بیان نہیں ہے اس کے پیچھے ایک بڑی زبردست دلیل ہے اور وہ دلیل ہے ایک شخص کا ایک کروڑ ہو جانا نوّے سال کے اندر۔ اس دلیل نے اتنا اثر کیا کہ وہاں جو نمائندے بیٹھے ہوئے تھے پریس کے انہوں نے اور خاص طور پر اس شخص نے جس نے ضربیں لگائی ہوئی تھیں' اپنی زبان میں کہا۔ انہوں نے

کمپیوٹر کی زبان میں

ہمیں سمجھایا ہے کہ اسلام غالب آجائے گا۔

آپ کو میں یہ بات سمجھا رہا ہوں کہ اُن لوگوں کے دلوں میں ایک یقین تھا' وہ اندھے نہیں تھے' وہ بیوقوف نہیں تھے بڑے صاحب فراست تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے اور آپؐ کی تربیت میں آگئے تھے یہ وہ جانتے تھے کہ جو اس وقت وہ کھڑے ہو کر اس طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تھے جس طرح آج ہم یہاں جمع ہو گئے ہیں۔ چھپ چھپ کے نمازیں پڑھ رہے تھے لیکن ان کو یہ پتہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور جو باتیں یہ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ واقع میں خدا نے کہی ہیں اور خدا بڑی طاقتوں والا ہے۔ اور جو وہ کہتا ہے وہ ہو گا یعنی کوئی ظاہری صورت نہیں ہے ان باتوں کے ہونے کی لیکن خدا کہتا ہے اس واسطے ہو جائیں گی اور پھر ان کو دلوں

سے ہجرت کرنی پڑی اور ابھی آٹھ سال نہیں گزرے تھے ہجرت کو کہ وہی رؤسائے مکہ جو یہ سمجھتے تھے کہ ہم اسلام کو دنیا سے مٹا دیں گے

شعب ابی طالب میں

اڑھائی سال کے قریب بھوکا مارنے کی کوشش کی تھی جنہوں نے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے وقت) مکہ سے باہر خیمہ زن ہوئے تو ان میں اتنی جرأت نہیں تھی۔ اتنے حالات بدل گئے تھے۔ اس وقت اتنا خوف طاری تھا ان کے ذہنوں پر خدا تعالیٰ کی عظمت کا کہ اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنی میان سے تلوار نکالتے اور لڑ کر اپنی دشمنی کا فیصلہ کرتے بغیر لڑے کے انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے وہ جانتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ لئے تھے

انقلابی تبدیلیوں کے بعد

تجربہ نے اس قابل بنا دیا ہے کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے اور آپ صلعم جو چاہیں کریں ہمارے ساتھ۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا کہتا ہے کہ اے مکہ والو! محمد تمہیں پکار رہے ہیں ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان کی طرف آجاؤ کیونکہ وہ تمہیں زندہ کرنا چاہتے ہیں، مارنا نہیں چاہتے۔

تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن، آپؐ کی بعثت کا مقصد تو تھا وہ زندہ کرنا تھا، مارنا نہیں تھا اگر چاہتے تو ایک مرد، ایک عورت ایک بوڑھا، ایک جوان، ایک بچہ بھی اس دن زندہ نہ رہتا مکہ میں لیکن جو سلوک آپؐ نے کیا اپنے ان دشمنوں کے ساتھ جو آپؐ کو مٹا دینے کے لئے بیسیوں سال تک کوشش کرتے رہے تھے وہ یہ تھا کہ جاؤ

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

میں تم سے کوئی شکوہ نہیں کرتا اور خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں معاف کر دے۔

تو ان کے ذہنوں میں [illegible] انہوں نے سوچا اور ان کی زندگیوں کا مطالعہ کیا) دو یقینی باتیں تھیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی باتیں ہر حال پوری ہوں گی دوسرے یہ کہ ہم ان کا مقابلہ دنیوی تدبیر سے نہیں کر سکتے۔ لیکن تدبیر کرنا ہمارا فرض ہے وہ کیا تدبیر باقی رہ جاتی ہے۔ وہ دعا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو انقلاب عظیم بپا ہو گیا عرب کے وحشیوں کی زندگیوں میں۔ وحشی تھے اور آداب انسانیت سے بھی نابلد تھے وہ بہت بڑے انسان بن گئے۔ خدا رسیدہ انسان بن گئے، بااخلاق انسان بن گئے۔ یہ کیوں ہوا؟ کبھی سوچا کبھی نے؟ آپؑ فرماتے ہیں ایک جملہ آپ نے کہا ہے کہ یہ اس لئے ہوا ایک شخص راتوں کو اٹھ کے ان کے لئے تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور دعائیں کرنے والا تھا اور امّی

دعاؤں کے نتیجہ میں

یہ تبدیلی پیدا ہوئی اور اسی طرح آپ کے ماننے والے دعائیں کرنے والے تھے اُن کے لئے۔

تو آج ہر احمدی کو یہ یقین ہو جانا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے اب جو اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے وعدے دیئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے کیونکہ یہ وعدے خدا نے دیئے ہیں یا اگر نعوذ باللہ کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس بیان میں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدے کئے ہیں اور یہ مجھے خوشخبریاں دی ہیں اسلام کے غلبہ کی، سچے نہیں تھے تو اس کو احمدیت چھوڑ دینی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ سمجھتا ہے کہ آپ سچے تھے اپنے دعویٰ میں، تو جو وعدے آپ کو دیئے گئے، اپنے لئے نہیں ہمارے لئے نہیں بلکہ وحدانیت کے قیام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اور اسلام کے غلبہ کے لئے وہ یقیناً سچے ہیں۔

دوسرے ہر احمدی کو نظر آ رہا ہے اور اسے اپنے ذہن میں حاضر رکھنا چاہیئے اس بات کو کہ ہمارے اندر یہ سکت نہیں کہ ہم ان طاقتوں کا دنیوی تدابیر سے مقابلہ کر سکیں۔

اور تیسرے یہ کہ جہاں دنیوی تدابیر سے مقابلہ انسان نہیں کر سکتا وہاں یہ حکم نہیں ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ جاؤ اور کوئی تدبیر بھی نہ کرو روحانی تدبیر کرو اور یہی اسوہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مکی زندگی میں جب کوئی دنیوی تدبیر ممکن ہی نہیں تھی اس وقت آپ نے بلاناغہ ہر رات عاجزی کے ساتھ تضرع کے ساتھ

خدا تعالیٰ کے دربار میں

شور مچایا اے خدا! تیرے بندے ہیں یہ۔ بھٹک گئے۔ پرے ہٹ گئے۔ دور ہو گئے تیرے سے۔ تیرے غضب کے نیچے آ گئے ہیں۔ تیری قہر کی تجلی نے ان کو بھسم کر کے رکھ دینا۔ مگر تو بھی نہیں چاہتا یہ اور میں بھی نہیں چاہتا۔ جس غرض کے لئے تو نے بھیجا ہے مجھے وہ بتاتی ہے کہ تیرا یہ منشاء نہیں۔ پس ان پر رحم کر ان کے دلوں میں انقلاب عظیم بپا کر چنانچہ وہی جو قتل کے درپے تھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے انہوں نے پھر اس قدر قربانیاں دین اسلام کی خاطر کہ ان دعاؤں کے اثر کے بغیر ممکن ہی نہیں تھا ایسا انقلاب۔

پتہ نہیں آپ میں سے کتنے دعائیں کرتے ہوں گے یہ ساری تمہید میں نے اس لئے بیان کی ہے کہ ہر احمدی کو ہر روز تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے تجھ سے دور ہو گئے اور دور چلے جا رہے ہیں۔ تو اپنے وعدوں کو پورا کر اور ایک انقلاب بپا کر اور ایسے سامان پیدا کر دے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کہ یہ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں اور تیرے غضب سے بچ جائیں اور تیرے پیار اور تیری رحمت کے یہ وارث بن جائیں اور یہ تیرے بندے بن جائیں۔ شیطان کے بندے نہ رہیں اور بڑی کثرت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ واقعہ میں ایسا کر دکھائے۔ یہ دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے ہم سے جنتوں میں کچھ کئے بغیر نہیں جانا یہ سارا جو میں نے نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ ہر قسم کی مادی طاقت، فوجی طاقت اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں جو اسلام کے خلاف ہیں تو آپ ان کا کس طرح مقابلہ کریں گے؟ کیا آپ لاٹھیوں کے ساتھ ایٹم بم کا مقابلہ کر سکتے ہیں یا ساری دنیا کی دولتوں کا مقابلہ اپنی غربت کے ساتھ کر سکتے ہیں بظاہر تو یہی ہے کہ نہیں کر سکتے لیکن اگر دیکھا جائے تو ایک لحاظ سے آپ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ دعاؤں سے کر سکتے ہیں آپ ان کا مقابلہ الغرض آپ مقابلہ کر سکتے ہیں دعائیں کر کے!

اپنے نفس میں ایک تبدیلی پیدا کر کے

ایک نمونہ بن کر، اسلام کے حکم پر چل کر اس کے بغیر تو آپ نہیں کر سکتے۔ میں افریقہ میں ایک دفعہ گیا ہوں، یورپ میں بہت دفعہ گیا ہوں اپنی جماعت [illegible] ہیں۔ وہ ایک ہی سوال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جو تعلیم آپ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں یہ بڑی اچھی ہے، یہ بتائیں اس پر عمل کہاں پہ ہو رہا ہے۔ یعنی قومی لحاظ سے، ملکی لحاظ سے کہاں عمل ہو رہا ہے اس تعلیم پر۔ انفرادی لحاظ سے آپ کہدیں گے کہ جی چند لاکھ احمدی ہیں پاکستان میں وہ کر رہے ہیں کہیں دس ہزار احمدی ہیں سارے یورپ میں وہ کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں یہ بات نہیں، یہ بتاؤ قومی لحاظ سے کہاں عمل ہو رہا ہے اس تعلیم پر؟

پہلے تو آپ نے اسوہ بننا ہے، نمونہ بننا ہے اوروں کے لئے اور یہ بھی نمونہ بننا ہے کہ ہم دعائیں کریں گے۔ اوّل چیز دعا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دعا کے بغیر تو زندگی کا مزہ ہی کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا، بڑا پیار کرنے والا ہے وہ۔ میری اور آپ کی زندگی کا مزہ اس دعا کے بغیر نہیں جس میں ہم محض اپنے لئے نہیں،

دوسروں کے لئے خیر مانگیں

خدا سے - آپ نے تبلیغ کرنی ہے - اثر نہیں ہو سکتا جب تک خدا اثر نہ ڈالے وہ بڑے پڑھے لکھے لوگ ہیں - ایسے عجیب و غریب سوال کر دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اگر جواب نہ سکھائے تو جواب دے ہی نہیں سکتا انسان بڑے ہوشیار ہیں بڑے چالاک ہیں -

میں نے پہلے بھی بتایا تھا - پہلی دفعہ جب میں گیا تو ہالینڈ میں بڑا سخت تعصب پھیلا ہوا تھا - یہ جو جنگ ہوئی تھی مسلمان ممالک کے خلاف یہودیوں کی، انہوں نے پروپگنڈہ کرکے بڑا سخت تعصب اسلام کے خلاف پھیلایا ہوا تھا - بس اللہ نے فضل کیا مشن ہاؤس میں ہمارا بھر گیا صحافیوں سے ۳۵ کے قریب آئے ہوئے تھے اور جب میں نے باتیں شروع کیں تو ان پر اثر بھی ہوا - ایک

بڑا عجیب قسم کا

کیتھولک نوجوان صحافیوں میں بیٹھا ہوا تھا اس نے دیکھا کہ ان کی باتوں کا تو اثر ہو رہا ہے - اثر زائل کرنے کے لئے اس کے دماغ نے ایک ترکیب سوچی، اس نے یہ سوچا کہ میں اگر یہ پوچھوں کہ اس وقت تک آپ کتنے مسلمان بنا چکے ہیں ہمارے ملک میں تو انہوں نے سچی بات کرنی ہے یہ کہیں گے دو چار سو یا ہزار بنائے ہیں زیادہ تو نہیں بنائے تو اثر زائل ہو جائے گا اور ہر کوئی سوچے گا کہ یہ تو کوئی بات نہیں کہ اتنے بڑے ملک میں دو چار درجن مسلمان ہو گئے اس نے مجھ سے یہ سوال کر دیا کہ آپ نے آج تک کہ اس وقت تک ہمارے ملک میں ڈچ باشندوں میں سے کتنے مسلمان بنا چکے ہیں ؟ اس نے تو اپنا ایک منصوبہ بنایا تھا نا !

خدا تعالیٰ نے اپنا منصوبہ بنایا

ساری عمر میں پہلی دفعہ اس قسم کا سوال اس پس منظر میں ہوا تو خدا تعالیٰ نے مجھے جواب اسی وقت سکھایا - میں نے کہا کہ تمہارے نزدیک جتنا عرصہ حضرت مسیح زندہ رہے (میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ کتنا عرصہ زندہ رہے کیونکہ ہمارا تمہارا اختلاف ہے اس بارہ میں میں کہتا ہوں کہ) تمہارے نزدیک جتنا عرصہ زندہ رہے اپنی ساری عمر میں جتنے عیسائی بنائے تھے انہوں نے اس سے زیادہ تمہارے ملک میں عیسائی مسلمان بنا چکے ہیں ہم - وہ تو زرد ہو گیا بالکل، کیونکہ اس کے دماغ میں منصوبہ کچھ اور تھا اور اس نے سنا کچھ اور - سر ڈال کے بیٹھا رہا، بات ہی اس نے کرنی چھوڑ دی - پھر کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد میں نے ہی اسے مخاطب کیا - میں نے کہا تم نے مجھ میں دلچسپی لینی چھوڑ دی ہے کوئی اور سوال کرو - سوال بیچارہ کیا کرتا - پھر تو کتابیں خرید کرلے گیا -

اب یہ تو خدا تعالیٰ نے اُسی وقت میرے ذہن میں ایسا جواب ڈالا جو اس کو خاموش کرنے والا تھا اور سارے جو صحافی تھے وہ ہنس پڑے اور انہوں نے میرے جواب سے زیادہ اثر لیا جو اثر اس نے لیا وہ اور تھا اس کے چہرے پر تو ناکامی کا اثر تھا اور ان کے چہروں پر بشاشت کا اثر تھا - پھر میں نے ان کو بتایا کہ بات یہ ہے کہ اس وقت تک ہم نے جو کام کیا ہے اسے تعداد سے نہیں جانچنا چاہئیے - میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی بھی تو بات کرنی تھی نا - میں نے کہا جب الٰہی سلسلے شروع ہوتے ہیں تو اس وقت سر نہیں گنے جایا کرتے اس وقت دلوں میں جو آہستہ آہستہ تبدیلی ہوتی ہے - اس کو دیکھا جاتا ہے اور وہ ہم نے تمہارے ملک میں بہت پیدا کر دی ہے - ایک وقت تھا کہ لوگ گالی دیئے بغیر نام ہی نہیں لیتے تھے اسلام کا - اب وہ عزت کے ساتھ احترام کے ساتھ اسلام کا نام لینے لگ گئے ہیں - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے لگ گئے ہیں

بڑی انقلابی ذہنی تبدیلی

ایک پیدا ہو گئی ہے بہر حال -

تو ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ دعا کو اپنی عادت بنائے اور ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ اپنی دعا کا بڑا حصہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں گاڑنے پر خرچ کرے اور خدا سے کہے اے خدا ! دنیا کے دل تجھ سے دور ہو گئے - تجھے بھلا دیا انہوں نے - تیری معرفت حاصل نہیں انہیں تجھے جانتے نہیں - تیری نہ صفات کو جانتے ہیں نہ تیری ذات کو جانتے ہیں مگر ان دلوں میں تبدیلی تو ہی پیدا کر سکتا ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کا دل (تمثیلی زبان میں تاکہ ہمیں سمجھ آ جائے) خدا تعالیٰ کی انگلیوں میں اس طرح ہے - انگلیوں کو ذرا حرکت دیں تو اس کا زاویہ بدل جائے گا - زاویہ بدلنے کی دیر ہے نا - ذہن جو دشمن ہے وہ دوست بن جاتا ہے وہ جو قاتل بن کے گھر سے نکلا تھا (حضرت عمرؓ قاتل بن کے گھر سے نکلے تھے ارادہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آج قتل کر دینا ہے - ختم ہو قصہ) وہ خلیفہ بن کے کسریٰ اور قیصر کی حکومتوں کو شکست دینے والا بن گیا اتنا انقلاب عظیم آیا اس شخص میں اور کتنا اس کی قربانی کو اس کے پیار کو اور فدائیت کو اور اس انقلاب عظیم کو خدا نے قبول کیا - یہ جو ایک ہی آدمی کی زندگی کے دو ایک واقعات بتا رہا ہوں کہ گھر سے نکلے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کئے کہ دل بدل گیا اور اتنا بدلا کہ خدا کو اتنا پیارا ہو گیا وہ دل کہ ان کی خلافت میں کسریٰ کی حکومت مٹا دی گئی قیصر کی حکومت مٹا دی گئی

دنیا کی دو بڑی طاقتیں

تھیں یہ -

ان کے مقابلہ میں عرب کے بدوؤں اور ان کی طاقت کا جو تناسب تھا بظاہر وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا - اسی شخص کی خلافت کے زمانہ میں انہوں نے دو ان بڑی طاقتوں نے (شکست کھائی اور وہ مٹا دی گئیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے گھر سے نکلا تھا - خدا کے ہاتھ میں دل تھا خدا نے زاویہ بدل دیا دل کا وہ جو دشمن تھا وہ عاشق زار بن گیا -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں کسریٰ کا سونے کا ایک زیور ایک صحابی کے ہاتھ میں دیکھا آپ کے بعد جب مال غنیمت آیا تو وہ بھی آ گیا حضرت عمرؓ نے کہا پہنو انہوں نے کہا مردوں کو تو سونا پہننا منع ہے انہوں نے کہا پہنتے ہو یا نہیں میں نے تو کشف کو ظاہری طور پر بھی پورا کرنا ہے - خدا کی شان ہے یہ اپنا کچھ نہیں رہا پھر ہر سانس جو تھا وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں لیا جا رہا تھا -

تو یہ انقلاب آتے ہیں دنیا میں - بعض کہتے ہیں کہ جی ہم تو تھوڑے ہیں - ہم طاقت میں نہیں - ٹھیک ہے - کون کہتا ہے طاقتور ہے ؟ یہ کون کہتا ہے تعداد زیادہ ہے ہماری - کون کہتا ہے ہمارے پاس حکومتیں ہیں، کون کہتا ہے ہمارے پاس دنیا کے خزانے ہیں، کون کہتا ہے کہ ہمارے پاس سارے ہیرے اور جواہرات ہیں - کوئی نہیں کہتا لیکن میں ایک چیز کہتا ہوں اگر تم خدا کے ہو گئے تو

خدا تمہارے ساتھ ہے

جو تمام خزانوں کا مالک ہے اس کے بعد کسی اور چیز کی تمہیں ضرورت نہیں، اللہ تعالےٰ آپ کو اس حقیقت اور صداقت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اس کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے اور اسی طرح توفیق عطا کرے جس طرح صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے لئے دعائیں کیں اور اس کے ثمرات کو اس کے پھلوں کو انہوں نے کھایا -

---

درخواستِ دعا: مہر النساء صاحبہ آف آسام کے انگوٹھے میں چوٹ لگ گئی ہے درد شدید ہے انہوں نے درویش فنڈ میں ۲۲/ روپے جمع کرائے ہیں - احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں خاکسار : اختر الرحمٰن اہلیہ محمود احمد قادیان :

نئی دنیا کے مغربی ساحل پر مہدیؑ کے متوالوں کا پہلا اجتماع

ویسٹ کوسٹ ریجن امریکہ کی پہلی سالانہ کانفرنس

رپورٹ مرسلہ مکرم سید ساجد احمد صاحب۔ سان فرانسسکو

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مغربی ساحل پر احمدیہ مشن کے قیام کے ایک سال بعد ویسٹ کوسٹ کی جماعتوں کے پہلے سالانہ جلسہ کا انعقاد ۲۵ رمئی ۱۹۸۰ء کو عمل میں آیا۔ مہدی علیہ السلام دوراں کے پروانوں کی یہ کانفرنس نئی دنیا، ریاستہائے متحدہ امریکہ، کے مغربی کنارے پر ساحلِ سمندر سے چند میل دور میسانک ہال، ایلبنی، میں منعقد ہوئی اور مسیحِ پاک علیہ السلام کی پیشگوئی:

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

ایک بار پھر پوری ہوئی۔

جلسے میں شمولیت کے لئے محترم میر محمود احمد صاحب ناصر مشنری انچارج امریکہ، تین ہزار میل دور واشنگٹن سے سان فرانسسکو پہنچے۔ ریاست ایریزونا اور لاس اینجلز کے احباب نے کئی سو میلوں کے سفر مختلف قافلوں کی صورت میں کئے۔ اور ٹوسان، لاس اینجلز اور سان فرانسسکو کی جماعتوں کے اکثر احباب نے کانفرنس میں شمولیت اختیار کی۔

کانفرنس میں مستورات کیلئے علیحدہ انتظام تھا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام مقامی جماعت نے کانفرنس ہال میں ہی کیا ہوا تھا۔

صبح آٹھ بجے سے ہی احباب محترم عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری ویسٹ کوسٹ ریجن کی قیادت میں مشنری انچارج محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کے استقبال کے لئے ہال سے باہر کھڑے تھے۔ محترم مشنری انچارج صاحب مقامِ کانفرنس پر پہنچے کے بعد کانفرنس کا آغاز محترم محمود احمد صاحب ناصر مشنری انچارج امریکہ کی زیرِ صدارت اجتماعی دعا اور محترم انتصار عباسی صاحب کی تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا لیفٹیننٹ عباسی صاحب نے متعلقہ حصے کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

محترم میر صاحب نے حاضرین کی تعداد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پہلے سالانہ جلسے میں ۷۵ احباب شریک ہوئے تھے، اور ابھی نوے سال نہیں گذرے کہ پچھلے سال کے جلسہ میں تقریباً سوا لاکھ احباب شامل ہوئے۔ یہاں بھی ایک بیج بو دیا گیا ہے وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور اس کو ایک تناور درخت بننے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ ہمارا فرض ہے کہ اس ضمن میں جو ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر آ پڑتی ہیں، ان سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہونے کی جدوجہد کریں۔

محترم رحمت جمال صاحب صدر جماعت احمدیہ لاس اینجلز نے

تبلیغ کی اہمیت

کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تبلیغ کا ملکہ ہم میں سے ہر کسی میں موجود ہے، اس کو اجاگر کرنے کے لئے تبلیغ شروع کرنے، اس میں پختگی پیدا کرنے کے اور اس سلسلہ تبلیغ کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کے لئے تحقیق کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ اس طرح تبلیغ کا پہلا فائدہ تبلیغ کرنے والے کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے اور بعد میں دوسرے کو۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھر سے نکلنے والوں کو پیچھے بیٹھ رہنے والوں پر برتری عطا فرمائی ہے اور محترم میر صاحب نے جس بیج کے بو دینے کا ذکر فرمایا ہے، اس کے بڑھانے میں مدد دینے والی چیزوں میں سے ایک تبلیغ بھی ہے۔

محترم میر محمود احمد صاحب ناصر نے اپنے صدارتی تبصرے میں فرمایا کہ دنیا ایک عالمی جنگ کی طرف تیزی سے قدم بڑھا رہی ہے اور بھڑکتی ہوئی آگ سے پر گڑھے کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اسلام اس دنیا کے سب مسائل کا تنہا حل ہے، ہمارا فرض ہے کہ انسانیت کو تباہی سے بچانے کے لئے پکار اٹھیں کہ بچو، آگے آگ ہے! اور اس کی مشکلات کا حل اسے پیش کریں۔

محترم عبدالرقیب صاحب ولی نے اپنی محنت سے تیار کی ہوئی تقریر کا آغاز محترم میر صاحب کے مغربی ساحل پر ورود پر انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کیا۔ تقریر کا عنوان تھا: احیائے اسلام، احمدیت کے ذریعے۔ موصوف نے عام مسلمانوں میں اسلامی اخلاق و اعمال سے دوری اور طاقت و برتری میں عمومی زوال و انحطاط کا ذکر کیا اور تفصیل سے بتایا کہ ان حالات میں کس طرح خدا تعالیٰ کے ایک شیر نے ایک گروہ کو اسلام کی تعلیم کے قائم کرنے اور اس کی برتری کو دنیا میں منوانے کے لئے خدا تعالیٰ کے منشا کے تحت جمع کیا اور کس طرح اس جماعت نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اپنے جنرل لیڈروں کی اقتدا میں جانی، مالی اور وقت کی قربانیاں پیش کیں اور خدائے عظیم نے کس کس رنگ میں ان قربانیوں کو قبول فرمایا اور ان کے شاندار نتائج اس چھوٹی سی جماعت کو دکھائے۔ محترم ولی صاحب نے جماعت کی ذیلی تنظیموں کا تفصیلی تعارف کرایا۔ ان کے مقاصد اور اہمیت کا تذکرہ کیا۔ جماعت نے ہمیشہ سے خلفاء کی مختلف تحریکات پر جس جوش و جذبہ کا نمونہ دکھایا، اس کا نقشہ کھینچا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے شیریں اثمار پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ غلبۂ اسلام کی صدی جتنی قریب سے قریب تر آتی جا رہی ہے، اتنا ہی ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں، جن کو ہمیں اپنے آرام پر ترجیح دینا ہو گی۔ احیائے اسلام انسانی شرف کے قیام کا نام ہے۔ اور احکامِ الٰہی پر عمل اس شرف کے حصول کا پہلا زینہ ہے۔ مثلاً ایک انسانی شرف پردہ کی صورت میں عورت کے لئے مخصوص ہے اور پردہ سے دوری اپنے شرف سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔

محترم میر صاحب نے اپنے ریمارکس میں فرمایا کہ اسلامی تعلیمات کی روح ہے زندہ خدا۔ اکثریت اس روح سے بیگانہ ہو چکی تھی احمدیت نے شب و روز خدائے کریم کے ازلی ابدی زندہ اور موجود ہونے کے ثبوت دنیا کے سامنے پیش کئے کہ وہ خدا آج بھی سنتا، قبول کرتا اور کلام کرتا ہے اور اس کی صفات میں تعطل ممکن نہیں۔

محترم انور محمود خان صاحب کی تقریر برکاتِ خلافت کے بیان پر مشتمل تھی آپ نے آیت استخلاف کی لطیف اور پُر معانی تفصیل حاضرین کے سامنے پیش فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کانفرنس بذاتِ خود نظامِ خلافت کی کامیابی کا ایک نمونہ ہے۔ آپ نے خلیفہ سے ذاتی تعلق و رابطہ کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیا۔ آپ کی تقریر آپ کے خاندانی مہارت خطابت کی تصویر تھی۔

مشنری انچارج مہمانِ خصوصی اور چیئرمین اجلاس محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کے ذمہ فضائلِ قرآن کا مضمون تھا جسے آپ نے عالمانہ رنگ میں نبھایا۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم بہترین عربی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری اور کامل کتاب ہے، ساری دنیا کے لئے ہے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے اس کا ہر حرف اور ہر نقطہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، ازلی ابدی خدا کی صفات کا خوبصورت اور مکمل ترین بیان ہے پہلی بار کی عظمت قائم کرنے والی ہے۔ زندہ کتاب ہے جو خدا سے زندہ تعلق کے رستے انسان کو دکھاتی ہے، اور موجودہ زمانہ کو درپیش تمام مسائل کا حتمی حل پیش کرتی ہے۔

ڈاکٹر لطیف ملک صاحب نے احمدیت کے مطالبات کی طرف احباب جماعت کو اپنی تقریر میں توجہ دلائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات پیش کرتے ہوئے احباب و خواتین کو اسلامی تعلیم کا کامل نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پہلے اجلاس کی آخری تقریر "اسلام اور دیگر مذاہب" کے عنوان سے محترم عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری ویسٹ کوسٹ ریجن امریکہ نے فرمائی۔ اور بتایا کہ اسلام کو دوسرے مذاہب پر ایک بنیادی برتری یہ حاصل ہے کہ اسلام کی تعلیمات کی حکمت بھی اسلام خود بیان کرتا ہے، اس مقصد کے لئے اسے بیرونی فلاسفی اور خیالات کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ اس کی بنا ایک ایسی کتاب پر ہے جس کا ہر لفظ اس زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے ہے۔ اسلام ایک ایسے خدا کا تصور پیش کرتا ہے، جس میں کوئی کمی یا خامی نہیں ہے اسلام سب قوموں اور سب ملکوں کے لوگوں کے لئے ہے۔ اسلام دوسرے تمام مذاہب کی حقیقی سچائیوں کا جامع ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی مکمل تعیین کرتا ہے، مذہب کی سب متعلقہ ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اسلام یہ بتاتا ہے کہ ہر قوم میں نبی بھیجے گئے

اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے انسان کو مکمل ذہنی آزادی کا حق عطا فرماتا ہے۔

محترم کلیم صاحب نے تورات و انجیل سے حوالوں سے یہ ثابت فرمایا کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ہوا۔ سو آپ کا مذہب ہی اس وقت کا مذہب ہے اور آپ ہی اس وقت کے نبی اور رہنما اور خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے سرچشمہ ہیں۔

پہلے اجلاس کے اختتامی تبصرے میں صدر مجلس محترم میر صاحب نے فرمایا کہ ولیسٹ کوسٹ ریجن امریکہ کی اس پہلی کانفرنس میں شامل ہونے والے سب احباب و خواتین کے نام محفوظ کر لینے چاہئیں تاکہ یادگار رہیں۔ احباب کو اسلامی اصول کی فلاسفی کے ترجمے کی بیس ہزار جلدوں کی اشاعت کی خبر پہنچائی اور اسکی تبلیغی میدان میں اہمیت اور اس سلسلہ میں احباب کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ یہ اجلاس محترم نور الحسن صاحب قریشی کی اقتداء میں اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

کھانے کے بعد مشنری انچارج صاحب کی اقتداء میں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اس کے بعد پہلے محترم مشنری انچارج صاحب نے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کے آغاز میں احمدی خواتین کو ان کی دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جس کے بعد لجنہ اماء اللہ کا باقاعدہ اجلاس شروع ہوا۔ محترمہ فہمیدہ خواجہ نے قرآن کریم کے ایک رکوع کی تلاوت اور اس کا ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کیا۔ محترمہ ثمر عباسی صاحبہ نے نظم پڑھی۔ جس کے بعد محترمہ بشریٰ ساجدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سان فرانسسکو نے لجنہ کا عہد دہرایا۔ محترمہ شمیم اختر صاحبہ ملک، محترمہ امۃ الرشید صاحبہ قریشی اور محترمہ امۃ اللطیف ملک صاحبہ نے اسلام میں عورت کا مقام، اس کی ذمہ داریاں اور تربیت اولاد پر تقاریر کیں۔

چند احباب و خواتین کے قیام و طعام کا انتظام مقامی احمدی احباب کے گھروں میں تھا تاہم مہمانوں کے بیشتر حصے نے دار التبلیغ میں ٹھہرنا پسند فرمایا۔ جہاں وہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مستفیض ہوئے دینی اغراض کے اس سفر میں دار التبلیغ میں قیام کرنے والے مہمانوں نے اپنے آرام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فرش پر سو کر قادیان اور ربوہ کے جلسے کی یاد تازہ کر دی۔

انتظامات ریجنل کانفرنس میں مکرم ڈاکٹر لطیف ملک صاحب، مکرم ہارون رشید صاحب، خاکسار ساجد کے علاوہ محترمہ زبیدہ فیروز صاحبہ، محترمہ نور الیاس صاحبہ، محترمہ جمیلہ مبارک صاحبہ اور بشریٰ ساجد صاحبہ نے مختلف فرائض ادا کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش کی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۸/۸/۸۰ کو بعد نماز عصر مکرم ملک محمد سلیم صاحب ابن مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب مرحوم حال مقیم میڈرڈ (سپین) کی تقریب خانہ آبادی عمل میں آئی۔ مکرم موصوف کا نکاح قبل ازیں عزیزہ امۃ العزیز ساجدہ سلمہا بنت مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کے ہمراہ قادیان میں ہی ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی جس کے بعد بارات مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم کے مکان پر پہنچی۔ وہاں بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی اور پھر عزیزہ بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا۔

مورخہ ۱۰/۸/۸۰ کو مکرم ملک محمد سلیم صاحب کے بڑے بھائی مکرم ملک بشیر احمد صاحب درویش کی طرف سے صحن لنگر خانہ و مہمان خانہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں قریباً اڑھائی صد احباب و مستورات مدعو تھے۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ایڈیٹر بدر

دو روزہ "اتحاد انسانیت" کانفرنس میں احمدی مقررین کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

ورلڈ یونین ریجنل سنٹر کے زیر اہتمام مورخہ ۲۱ و ۲۲ جون ۱۹۸۰ء براہ نگر دتریا منڈل کلکتہ میں "اتحاد انسانیت" پر ایک دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ان کے مجوزہ مختلف کلچرل پروگراموں کے علاوہ "انسانی اتحاد کے لئے مکمل تسلیم" اور "اختلاف مذاہب میں اتحاد روحانی" کے عنوانات پر دو روزہ سیمینار بھی منعقد ہوئے۔

جنرل سیکرٹری "مسٹر پرنار پرشاد بھٹہ چاریہ" نے ان ہر دو سیمینار میں شرکت کے لئے ہمیں خصوصی دعوت دی۔ چنانچہ پہلے روز مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ نے انگریزی زبان میں تقریر کی اور بتایا کہ انسانی اتحاد کے قیام کے لئے ضروری تعلیم وہی ہے جو مختلف وقتوں میں خدا تعالیٰ نے اپنے اوتاروں، رسولوں اور پیغمبروں کے ذریعہ بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے بھیجی اور جن تعلیمات کو آخری اور مکمل صورت میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی شکل میں نازل فرمایا چنانچہ قرآن مجید کا خود دعویٰ موجود ہے کہ وہ ہر جہت سے کامل اور مکمل اور تمام دنیا کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے قابل عمل ہے مکرم ماسٹر صاحب موصوف کی تقریر ۱۵ منٹ کی تھی جو کہ بے حد مقبول اور مؤثر ثابت ہوئی۔ دوسرے روز کے "اختلاف مذاہب میں اتحاد روحانی" سیمینار میں موشیل کمار پالی پروفیسر آف پریسیڈنسی کالج کی افتتاحی تقریر کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے خاکسار کا اور جماعت احمدیہ کا حاضرین سے تعارف کرایا اور جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات اور خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسی وجہ سے ہم نے اس جماعت کو اپنے اس سیمینار میں شرکت کی دعوت دی ہے۔

بعدہٗ خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ دنیا کے جملہ مذاہب بظاہر مختلف نظر آتے ہیں مگر بغور دیکھا جائے تو بنیادی طور پر کسی مذہب میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ تمام مذہب ان کے بانیان اور ان کی مقدس کتب ایک ہی خدا کی طرف سے ہیں۔ اس حقیقت کو سب سے پہلے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا "ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر" "ولکل قوم ھاد" اور یہ دعویٰ کیا کہ اسلام بھی کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ یہ وہی مذہب ہے جس کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور جس کی تکمیل بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوئی یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں پہلی تمام مذاہب کی مقدس کتب کی قائم رہنے والی بنیادی تعلیمات کو نہایت پُرحکمت رنگ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ "فیہا کتب قیمۃ" خاکسار نے بتایا کہ دنیا میں حقیقی امن اور حقیقی اتحاد قائم کرنے کا واحد ذریعہ وہ ہے جس کی طرف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعوت دی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم سب خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں سچے طور پر اس رب العلمین خدا "پرمیشور پرماتما" پر اور تمام مذاہب کے انبیاء و مرسلین اور اوتاروں پر اور ان کی مقدس کتب پر ایمان لائیں۔ خاکسار نے سیدنا حضرت امام الزمان موعود اقوام عالم علیہ السلام کے دعویٰ و مقام اور بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں آج ایک روحانی انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کی خصوصیت میں ایک مثال دیتے ہوئے بتایا کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد جس طرح قرآن مجید پر ایمان لاتے اور اس کی تعلیمات کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے ظاہر کرتے ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب کے مقدس صحیفوں کو بھی خدا کی طرف نازل شدہ مانتے ہیں۔ اور جس طرح بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہیں۔ اسی طرح دیگر تمام انبیاء پر بھی ایمان لاتے اور ان کی دل سے عزت و تکریم کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں دنیا میں حقیقی عالمی اتحاد اور امن و سلامتی پیدا ہو گی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد حاضرین کی شدید خواہش کے پیش نظر جنرل سیکرٹری صاحب کی درخواست پر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے اپنی بنگلہ تقریر میں قرآن مجید اور وید۔ گیتا اور بائیبل کے حوالہ جات سنا کر مدلل رنگ میں ثابت کیا کہ جملہ مذاہب کی تعلیمات میں بنیادی طور پر سچ مچ اتحاد پایا جاتا ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر دو روز ہماری تقاریر کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا چنانچہ حاضرین کے پُرزور مطالبہ پر جناب جنرل سیکرٹری صاحب نے اپنی انتظامیہ کے ذریعہ جماعت کا لٹریچر تقسیم کرایا اس موقعہ پر دو صد کے قریب ٹریکٹ اور پمفلٹ تقسیم ہو سکے۔ جلسہ کے بعد بہت حاضرین ہم سے سوال کرتے رہے ان کو جواب دئے گئے اور واپسی میں کثیر تعداد میں لوگ ہمیں بس اسٹینڈ تک چھوڑنے آئے قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور برکت بخشے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق دے۔

جماعتوں میں ماہِ رمضان المبارک کے پُر کیف لیل و نہار

جماعت احمدیہ مدراس

بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت احمدیہ مدراس کو ماہ رمضان المبارک میں خصوصی رنگ میں عبادات، ذکر الٰہی، درس و تدریس اور تبلیغ حق وغیرہ جملہ روحانی پروگراموں سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ روزانہ ۸ بجے رات دار التبلیغ میں تراویح کی نماز ہوتی رہی جس میں کثرت سے احباب و مستورات بھی شرکت کرتے رہے نماز تراویح کے بعد نصف گھنٹہ تک قرآن مجید کا درس ہوتا رہا۔ اسی طرح روزانہ فجر کی نماز کے بعد حدیث ریاض الصالحین میں سے مختلف تربیتی و اخلاقی اسباق پر مشتمل احادیث کا درس دیا جاتا رہا۔ درس کے علاوہ تیسویں سیپارے کی چھوٹی چھوٹی سورتیں، مختلف دعائیں مع ترجمہ ازبر کرائی جاتی تھیں۔ علاوہ ازیں ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب قرآن شریف کا درس ہوتا رہا۔ روزانہ افطاری کے لئے مسجد میں مکرم حسن ابراہیم صاحب کی طرف سے معقول انتظام ہوتا رہا۔ نیز ان ہی کی طرف سے روزانہ تراویح کے بعد چائے بھی پیش کی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں ہر اتوار کو درس میں شرکت کرنے والے ۲۰۰ سے زائد احباب اور مستورات کے لئے افطاری کے علاوہ پُر تکلف کھانا بھی خیر آزاد کی طرف سے پیش کیا جاتا رہا جس کی سعادت مکرم محمد احمد اللہ صاحب۔ مکرم محمد رفیق صاحب۔ مکرم پی۔ پی۔ نور الدین صاحب۔ مکرم پی۔ پی۔ عبد اللہ صاحب۔ مکرم حسن ابراہیم صاحب اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کو حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

امسال مکرم حکیم منان محمد صاحب کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

مورخہ ۱۶ اگست کو عید الفطر کی مبارک تقریب نہایت شاندار اور پُر مسرت ماحول میں منائی گئی۔ مردوں عورتوں اور بچوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب و مستورات بھی تشریف لائے جن سے نہ صرف سارا ہال کھچا کھچ بھر گیا بلکہ بعض عورتوں اور بچوں کے لئے نیچے رہائشی ہال میں انتظام کیا گیا۔

نماز عید کے بعد پانچ افراد پر مشتمل ایک خاندان کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ان کے علاوہ ماہ رمضان ہی میں ایک اور خاتون جو تامل زبان کی پنڈت اور گریجویٹ ہیں کو بھی بیعت کر کے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے آمین

عید الفطر کے بابرکت اور پُر مسرت دن کو مجلس خدام الاحمدیہ نے یوم التبلیغ کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے انہوں نے "عید المبارک۔ ایک مسرت پیغام" کے زیر عنوان ایک پمفلٹ تیار کر کے طبع کروایا دار التبلیغ کے قریب کی دونوں جامعہ مسجدوں میں عید کی نماز ۹ بجے صبح اور دار التبلیغ میں ۱۰ بجے مقرر کی گئی تھی۔ اس وقفہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدام نے دونوں مسجدوں میں جانے والوں میں اس پمفلٹ کے علاوہ دیگر تامل لٹریچر بھی وسیع پیمانے پر تقسیم کیا۔ مسلمان یہ پمفلٹ لے کر پڑھتے ہوئے مسجدوں میں جاتے رہے۔ ایک مسجد کے خطیب نے یہ دیکھ کر اپنے خطبہ کے دوران یہ اعلان کیا کہ احمدی لوگ مسلمانوں میں پمفلٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ آج عید کی خوشی کا دن ہے۔ آپ لوگ خوشی سے وہ پمفلٹ لے لیں اور کوئی گڑبڑ نہ کریں لیکن دوسری مسجد کے خطیب نے اپنے خطبہ میں یہ اعلان کیا کہ احمدیوں کی طرف سے تقسیم ہونے والا پمفلٹ کوئی نہ لے۔ اس سے ایمان کو خطرہ ہے!!۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے میدان میں زیادہ سے زیادہ خدمات بجا لانے اور شاہراہ ترقی پر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج مدراس)

جماعت احمدیہ بمبئی

رمضان المبارک اپنی تمام برکات کے ساتھ آیا اور رخصت بھی ہوا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس ماہ سے کما حقہ فائدہ اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھریں۔

امسال ماہ رمضان المبارک کے دوران الحق بلڈنگ بمبئی میں جو روحانی ماحول دیکھنے میں آیا وہ بے مثال ہی تھا اور قابل تحسین تھا۔ بفضلہ تعالیٰ کثرت سے احباب تراویح کی باجماعت نماز اور درس و تدریس کے پروگراموں میں شامل ہوتے رہے نماز تراویح مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز پڑھاتے رہے اسی طرح آپ روزانہ بعد نماز فجر ترمذی شریف کا درس بھی دیتے تھے۔ نماز تراویح کے بعد روزانہ ایک تقریر ہوتی رہی جس میں فضائل قرآن تعلیم احمدیت اور سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی جاتی تھی۔ تقاریر کے اس خصوصی پروگرام میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مکرم یوسف علی صاحب عرفانی مکرم عبد الشکور صاحب پیپر بکر مکرم ایم ٹی احمد صاحب مکرم محمد عثمان صاحب مکرم عتیق شریف صاحب مکرم سہیل احمد صاحب مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب مکرم وسیم احمد صاحب مکرم احتشام الحق صاحب مکرم ابو البکر صاحب اور مکرم شوق احمد صاحب عارف نے مختلف موضوعات پر ایمان افروز تقاریر کیں اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اجر دے آمین۔

ہر اتوار کو درس ہوتا رہا اور اس کے بعد اجتماعی افطاری ہوتی رہی۔ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت مکرم سید عنایت اللہ صاحب سیکرٹری امور عامہ اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تفسیر کبیر اور حدیث کا درس دیا افطاری کا انتظام مکرم عبد المنان صاحب حیدر آباد مکرم یوسف علی صاحب عرفانی، مکرم ناصر احمد صاحب خان، مکرم وی محمد عثمان صاحب اور خاکسار وی عبد الرحیم کی طرف سے تھا اسی طرح مشترکہ طور پر بھی چندہ جمع کر کے افطاری کا پروگرام ہوتا رہا۔

حسب سابق مکرم غلام محمود صاحب یادگیری نے امسال بھی ستائیسویں رات کو سحری کا انتظام کیا تھا چنانچہ کم و بیش ۶۰ افراد نے سحری کھائی ستائیسویں رات کو تمام احباب شب بیداری کرتے رہے شب بیداری میں مستورات اور بچوں نے بھی حصہ لیا۔ اس رات کو تہجد درس تلاوت کلام مجید تسبیح و تحمید کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ مکرم عبد الشکور صاحب مکرم شکیل احمد صاحب مکرم یوسف علی صاحب عرفانی زعیم اور مکرم یوحسن صاحب نے سحری کا کھانا اور چائے تیار کرنے میں مخلصانہ تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب خصوصاً مکرم محمود صاحب کو بہترین اجر دے۔ جنہوں نے خطیر رقم خرچ کر کے سحری کا اہتمام کیا۔

مورخہ ۱۲ اگست کو مشترکہ افطاری کے بعد اجتماعی دعا کی گئی جو مکرم غلام نبی صاحب نیاز نے کرائی اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازے آمین۔

خاکسار وی عبد الرحیم سیکرٹری تبلیغ بمبئی

جماعت احمدیہ سونگھڑہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب سابق امسال بھی رمضان المبارک میں دیگر عبادات کے علاوہ درس قرآن مجید و حدیث اور نماز تراویح کا سلسلہ جاری رہا۔ محترم مولوی سید مبشر الدین صاحب صدر جماعت کی ہدایت پر مکرم سید رشید احمد صاحب عشاء کی نماز سے پہلے درس القرآن تفسیر کبیر سے دیتے رہے۔ اور نماز تراویح بھی پڑھاتے رہے۔ نیز خاکسار ہر روز صبح آٹھ بجے جامع مسجد میں حدیث شریف کا درس دیتا رہا۔ ان پروگراموں میں احباب خواتین اور بچے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کرتے رہے۔ روزہ داروں کو جگانے کے لئے خدام و اطفال کا ایک گروپ خاکسار کی نگرانی میں یہ اہم ذمہ داری انجام دیتا رہا ۱۳ اگست کو جامع مسجد احمدیہ سونگھڑہ کو بھی میں مکرم سید فضل عمر صاحب نے نماز عید الفطر پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان عبادات اور متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے آمین۔

(خاکسار سید انوار الدین احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ)

جماعت احمدیہ حیدر آباد

بفضلہ تعالیٰ احباب جماعت حیدر آباد کو رمضان المبارک میں ہر روز اجتماعی رنگ میں احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج میں حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور دورے کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کا موقع ملا اس دوران مختلف مفید اور دلچسپ تبلیغی و علمی پروگرام بھی ترتیب دیئے گئے۔ جن کا اعلان باقاعدہ مقامی اخبارات میں بھی کیا جاتا رہا ہر روز بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس ہوتا جس کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی سارا مہینہ نماز تراویح کا انتظام کیا گیا جس میں احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوتے رہے۔ نماز تراویح باری باری محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد خاکسار اور محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس سی نے پڑھائی۔ بعد نماز تراویح احادیث شریف اور سیرت المہدی

کا درس خاکسار دیتا رہا۔ قریباً پندرہ روز مختلف احباب کی جانب سے زیر نگرانی مکرم احمد حسین صاحب نائب صدر افطاری کا اجتماعی انتظام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوتے۔ رمضان کے آخری بابرکت عشرہ میں باقاعدگی سے نماز تہجد کا اہتمام بھی کیا گیا جو محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب پڑھاتے رہے نیز مندرجہ ذیل احباب کو احمدیہ جوبلی ہال میں اعتکاف جیسی بابرکت عبادت بجا لانے کا بھی موقع ملا۔ (۱) مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی (۲) مکرم حافظ عبد الباسط صاحب (۳) مکرم محمد عظیم الدین صاحب ابن محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب (۴) محترم [illegible] احمد صاحب دیودرگی (۵) محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ (۶) مکرمہ امۃ [illegible] فرزانہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب (۷) مکرمہ راشدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم اللہ تعالیٰ ان سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے کیونکہ یہ رمضان المبارک چودھویں صدی کا آخری رمضان تھا۔ اس لئے [illegible] حیدرآباد کو اس طرف [illegible] کرنے کے لئے مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی کی صدارت میں مورخہ ۱۰ کو بعد نماز عصر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کا مقامی تمام اخبارات میں اعلان کیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ علاوہ احباب جماعت کے غیر از جماعت افراد بھی انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ اس میں شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم رشید الدین صاحب پاشا [illegible] کی اور نظم مکرم فضل الوہاب ساجد نے پڑھی۔ [illegible] مولوی عبد اللہ صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے پس منظر، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور معجزات اور خاکسار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے عنوانات پر تقاریر کیں بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت افراد کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ احباب جماعت حیدرآباد کی تعداد کے پیش نظر نماز عید الفطر کی ادائیگی کے لئے کمال یار جنگ کا وسیع پیلس ۵۰۰ روپے کرایہ پر لیا گیا۔ نماز عید خاکسار نے محترم امیر صاحب جماعت حیدرآباد کے حکم کی تعمیل میں پڑھائی اور موقع کی مناسبت سے خطبہ دیا۔ بڑے بڑے اسپیکر نصب کئے گئے تھے جس کی وجہ سے سینکڑوں غیر از جماعت افراد نے اس خطبہ کو سنا جو ہماری تبلیغ کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول کرے اور غیر معمولی برکتوں اور فضلوں سے احباب جماعت حیدرآباد کو نوازے۔ کمال یار جنگ پیلس کے جملہ انتظامات محترم سید جہانگیر احمد صاحب کاچیگوڑہ اور محترم سید جہانگیر علی صاحب فلک نما کی زیر نگرانی انجام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

(خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد)

جماعت احمدیہ اٹارسی

ماہ رمضان المبارک کا استقبال پوری عقیدت اور احترام کے ساتھ کیا گیا۔ اور احباب جماعت نے جوش و خروش سے پہلے کی نسبت بڑھ چڑھ کر عبادات و ذکر الٰہی اور دیگر احکام کی بجا آوری میں حصہ لیا اور اس ماہ کے بے شمار فضائل و انوار اور الٰہی رحمتوں و برکتوں سے وافر حصہ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ جملہ مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

دار التبلیغ اٹارسی میں باقاعدگی سے بعد نماز عشاء تراویح کی نماز پڑھائی جاتی رہی۔ نماز تراویح کے بعد تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا رہا جمعہ کے خطبوں میں رمضان کے احکام اور روزوں کے فوائد پر خطبات پڑھ کر سنائے گئے اور ہر جمعہ کو حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت و سلامتی اور آپ کے سفر کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کی جاتی رہی آخری رمضان میں بکثرت نفل پڑھنے کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی اور یکم شوال کو عید منائی گئی اور غلبہ اسلام کے لئے دعا کی گئی۔ ماہ مبارک میں اٹارسی کے ایک کالج اور تیرہ ہائی اسکولوں و پرائمری اسکولوں کی لائبریریوں تک لٹریچر پہنچایا گیا اور لٹریچر کی باضابطہ رسید حاصل کی گئی ہے۔ لٹریچر کی پیشکش پر اساتذہ نے اظہار خوشنودی و تشکر کیا۔ لٹریچر کی تقسیم میں عزیز مکرم انوار حسین صاحب نے تندہی سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو جزائے خیر دے اور ہماری جملہ مساعی کو قبول فرما کر اچھے نتائج سے نوازے آمین۔

(خاکسار ایم عبد المومن مبلغ اٹارسی)

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ شاہجہانپور میں رمضان المبارک کے پروگرام بہت بابرکت طور پر جاری رہے دیگر انفرادی اور اجتماعی عبادات کے علاوہ نماز تراویح بعد نماز عشاء اور درس قرآن کریم بعد نماز ظہر احمدی ایڈ کرمیں جاری رہے۔ یہ دونوں خدمات خاکسار نے انجام دیں۔ احباب جماعت کے علاوہ بر عایت پردہ خواتین بھی ذوق و شوق سے شرکت فرماتی رہیں۔ حسب روایت آخر میں اجتماعی دعا ہوئی اور ۱۲ اگست کو احمدیہ مسلم مشن میں نماز عید بخیر و خوبی ادا ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ نماز کے بعد جملہ حاضرین کی سیویوں سے تواضع کی گئی۔

رمضان المبارک کی انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں [illegible] امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور بیرونی ممالک کے اس اہم سفر کے بابرکت ہونے اور بانیل مرام مراجعت اور غلبہ اسلام کے لئے خصوصیت سے دعائیں کی گئیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت احمدیہ شیموگہ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ایک مرتبہ پھر ہماری زندگیوں میں رمضان المبارک آیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے شیموگہ کے ہر احمدی بھائی بہن اور بچے نے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ اور ہر پروگرام میں ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے

اس ماہ میں خاکسار ہر روز احمدی احباب کے گھروں میں بعد نماز عصر تا مغرب قرآن کریم کا درس دیتا رہا احباب کی افطاری کا انتظام اہل خانہ کی طرف سے ہی ہوتا تھا اور مغرب کی نماز بھی وہیں پر ادا کی جاتی تھی۔ امسال سورۃ قصص تا سورۃ الناس تک درس دیا گیا ۲۹ رمضان کو احمدیہ مسجد میں درس دیا اور دعاؤں کے اعلانات کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

احمدیہ مسجد میں نماز عشاء اور نماز تراویح پڑھانے کے بعد روزانہ حدیث شریف کا درس دیا جاتا رہا لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہونے کی وجہ سے غیر از جماعت احباب بھی درس سے استفادہ کرتے رہے۔ بعدہٗ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور بابرکت سفر کی کامیابی کیلئے اجتماعی دعا ہوتی رہی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورے کو کامیاب اور بابرکت کرے۔ آمین۔

فجر کی نماز کے بعد الفاظ قدسیہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا رہا۔ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی خوش الحانی سے سنانے کا مقابلہ بھی رکھا گیا جس میں سولہ خدام نے حصہ لیا اول اور دوم آنے والوں کو انعام دیا گیا اور اگلے مقابلہ کا اعلان کیا گیا۔ آخری عشرہ میں بفضلہ تعالیٰ دو بہنوں کو اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی دوران خاکسار کو ہنگامی طور پر دو دن کے لئے سوربب جانا پڑا چنانچہ وہاں بھی تین درس اور ایک خطبہ جمعہ دیا گیا۔

۱۳ راگست کو عید کی نماز ادا کی گئی۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ عید الفطر سنایا گیا دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

خاکسار رفیق احمد مبلغ شیموگہ

جماعت احمدیہ کالیکٹ

الحمد للہ اس دفعہ جماعت احمدیہ کالیکٹ کے احباب کو سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے ایک خاص پروگرام کے مطابق عید الفطر منانے کی توفیق ملی۔ دار التبلیغ میں جگہ کی تنگی کے پیش نظر خاکسار کے مشورہ پر جماعت نے عید منانے کے لئے گاندھی گرہم ہال Gandhi Graham Hall کرایہ پر قبل از وقت بک کروا لیا تھا۔ چنانچہ اس وسیع ہال میں ایک طرف خواتین کے لئے باپردہ کا انتظام کیا گیا اور فرش پر چٹائیاں بچھائی گئیں۔ اخبارات میں قبل از وقت یہ اعلان بھی کروا دیا گیا تھا کہ فلاں جگہ جماعت احمدیہ کی عیدگاہ ہوگی۔ چنانچہ ایک روز قبل ہی تیاری مکمل ہو گئی۔ ۱۴ راگست کو یہاں عید تھی۔ مقررہ وقت پر یعنی ۹ بجے افراد جماعت مرد و زن اور بچے سب پہنچ گئے ان کے علاوہ بیننگ کے قریب زیر تبلیغ معزز افراد بھی اکٹھا ہاری اس تقریب میں شامل ہوئے۔ آل انڈیا ریڈیو کا نمائندہ بھی موجود تھا خاکسار نے عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ لاؤڈ سپیکر کا اچھا انتظام تھا۔ ریڈیو کے نمائندہ نے پورا خطبہ ٹیپ کیا۔ چنانچہ اسی روز شام کے پروگرام میں کالیکٹ ریڈیو نے خطبہ کا اہم حصہ نشر کیا اس کے علاوہ ۱۶ تاریخ کے کئی مقامی اخبارات میں بھی ہماری عید کی رپورٹ اور خطبہ کا خلاصہ شائع کیا گیا ہے۔ نماز میں شامل ہونے والے مردوں کی تعداد دو صد سے زائد تھی اور ایک صد سے زائد خواتین [illegible] [illegible] یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری امید سے بڑھ کر کامیاب ہوا اور [illegible] اور غیروں میں اس کا بہت اچھا اثر ہوا اور تبلیغ کا ایک اچھا ذریعہ بھی بنا ہے الحمد للہ۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا تقریب کے ختم ہونے کے بعد مکرم عبد الکریم صاحب نامی ایک زیر تبلیغ نوجوان نے بیعت کی ہے۔ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد ابو الوفا مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرالہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیاب پریس کانفرنس (بقیہ صفحہ اول)

لنڈن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ ان سے جب احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بارے میں آئینی ترمیم کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ "اللہ نے یہ ترمیم منسوخ کر دی ہے"۔ خلیفہ مرزا ناصر سے جب اس کی وضاحت کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ بھٹو بہت چالاک آدمی تھا۔ اس نے آئینی ترمیم میں احمدیوں کو صرف آئین اور قانون کے لئے غیر مسلم قرار دیا تھا اسلامی تعلیمات کے لئے نہیں۔ احمدی جماعت کے سربراہ سے جب پوچھا گیا کہ آیا ان کی جماعت اس آئینی ترمیم کی منسوخی کے لئے کوئی کوشش کر رہی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک آئینی ترمیم عبوری مرحلہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ منسوخ ہو جائے گی اور لوگ اسے بھول جائیں گے۔ پاکستان میں زکوٰۃ کے سلسلے میں احمدیوں کے مسئلہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں، مرزا ناصر احمد نے کہا کہ قرآن پاک میں کہیں حکم نہیں دیا گیا کہ زکوٰۃ ہر شکل میں حکومت کو ادا کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایک حکومت جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتی ہے اس کو ان سے زکوٰۃ لینے کا حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدی زکوٰۃ اپنی جماعت کو ادا کریں گے۔

اسرائیل اور بیت المقدس

خلیفہ مرزا ناصر احمد سے سوال کیا گیا کہ اس امر کے پیش نظر کہ اسرائیل میں احمدی جماعت کے مشن کام کر رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے کہ احمدی جماعت اسرائیل کو تسلیم کرتی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "اسرائیل ایک حقیقت ہے"۔ ان سے پوچھا گیا کہ آیا وہ اسرائیل کا وجود حق بجانب قرار دیتے ہیں تو مرزا ناصر احمد نے جواب دیا کہ "میں نہیں سمجھتا کہ کوئی جارحیت حق بجانب ہو سکتی ہے"۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ کیا وہ بیت المقدس کی آزادی کیلئے سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فہد کی جہاد کی اپیل کی حمایت کریں گے؟ تو احمدی جماعت کے سربراہ نے کہا کہ بیت المقدس سے بڑھ کر اہم مسائل ہیں سب سے بڑا مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بنیں اور اگر مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان بن گئے اور انہوں نے اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور متحد ہو گئے تو بیت المقدس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

خمینی اور اسلام

ایران میں اسلامی انقلاب کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں احمدی جماعت کے سربراہ نے کہا کہ آیت اللہ خمینی کے اقدامات کی وجہ سے اسلام کو دوش دینا حق بجانب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ خمینی ایران کے شیعوں کے رہنما ہیں۔ صرف ایران کے شیعوں کے، ایران کے باہر جو شیعہ ہیں وہ ان کے رہنما نہیں ہیں آیت اللہ خمینی سیاسی لیڈر بھی ہیں۔ اور جس طرح ہر سیاسی لیڈر کا سیاسی پلیٹ فارم ہوتا ہے اسی طرح ان کا بھی سیاسی پلیٹ فارم ہے بلکہ اس طرح جس طرح مصر کے صدر سادات کا اپنا سیاسی پلیٹ فارم ہے۔ ان سے جب امریکی یرغمالیوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا انہیں نظر بند رکھنا اسلامی اصولوں کے مطابق ہے تو احمدی جماعت کے سربراہ خلیفہ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ قرآن کے مطابق دشمن ملک کے ایلچی کا تحفظ مسلمانوں کا فرض ہے۔ سنگساری اور کوڑوں کی سزاؤں کے بارے میں خلیفہ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ قرآن میں سنگساری کا کوئی سزا نہیں البتہ زناکاری کے لئے کوڑوں کی سزا ہے جس کے لئے چار عینی شاہدوں کی شہادت لازمی ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی اکثریت احمدیوں کو مسلم تصور نہیں کرتے۔ خلیفہ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ ایک زمانہ میں کیتھولک بھی پروٹسٹنٹ فرقہ کو مسیحی نہیں مانتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس امر کے باوجود کہ لوگ مجھے کافر کہتے ہیں میرے ماننے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ میں جب اسلام کی بات کرتا ہوں تو میں قرآن کی بات کرتا ہوں۔ قرآن نے کسی کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ کسی کے بارے میں یہ کہے کہ وہ مسلمان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ڈیڑھ کروڑ احمدی ہیں۔ یورپ کے بارے میں خلیفہ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ یورپ میں صرف تباہ کن ہتھیاروں ہی کا ڈھیر نہیں لگ رہا بلکہ مسائل کا بھی ڈھیر لگ رہا ہے اور میں اس دن کا منتظر ہوں جب یورپ یہ کہہ اٹھے گا کہ اس سے اس کے مسائل حل نہیں ہو پاتے اور اس وقت میں کہوں گا کہ ان مسائل کا حل اسلام ہے۔ پریس کانفرنس میں جو پس منظر مواد تقسیم کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس وقت چالیس ملکوں میں ایک سو ۲۵ فعال احمدی مشن ہیں۔ ہر احمدی اپنی آمدنی کا سولہ فیصد حصہ مرکزی فنڈ میں دیتا ہے۔ غیر ملکی مشن کا شعبہ ہر سال ساڑھے بائیس لاکھ پونڈ چھ سو مساجد، ہسپتالوں اور اسکولوں پر خرچ کرتا ہے۔ احمدی تحریک کے ۲۵ رسائل ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۳/۸ بروز عید الفطر بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم شوکت علی منڈاشی آف بھدرواہ ابن مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب منڈاشی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب درویش مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ خاکسار۔ جلال الدین نیر نائب محاسب صدر انجمن احمدیہ

منظوری انتخاب زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کی ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۲ء تک کے لئے منظوری دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

	نام مجلس	نام زعماء
۴۱	ظہیر آباد	مکرم محمد رفیع الدین صاحب
۴۲	یادگیر	مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری
۴۳	بلگام	مکرم حسن چاند صاحب نانگواڑی
۴۴	دیودرگ	مکرم محمد عبدالکریم صاحب نور
۴۵	بلاری	مکرم حکیم ناصر احمد صاحب
۴۶	گلبرگہ	مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب بی اے بی ایڈ
۴۷	چندا پور	مکرم محمد قدرت اللہ صاحب
۴۸	یاری پورہ	مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک
۴۹	بنارس	مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب ایم اے
۵۰	سورو	مکرم شیخ غنی علی صاحب

امتحان دینی نصاب

امسال جماعتہائے احمدیہ بھارت کے امتحان دینی نصاب کے لئے کتاب "انفاخ قدسیہ" (تقاریر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان مورخہ ۹/۱۱ بروز اتوار ہوگا۔ احباب اس امتحان میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ امتحان دہندگان کے لئے کتاب کی رعایتی قیمت ایک روپیہ فی نسخہ رکھی گئی ہے ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ کتب نظارت دعوت و تبلیغ سے مل سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES :- 52325 / 52686 RP.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر، سول اور ربر شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

لازمی چندہ جات کی ۸۰٪ ادائیگی کرنے والی جماعتیں

قبل ازیں اخبار بدر مورخہ ۷ اگست ۱۹۸۰ء میں صد فی صد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ جن میں سے سہواً تین جماعتوں کے اسماء شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ جن کا نام اب شائع کروایا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایسی جماعتیں جنہوں نے گذشتہ سال ۸۰٪ ادائیگی کی ہے اُن کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں تمام جماعتوں کو صد فی صد ادائیگی کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

سو فی صد ادائیگی کرنے والی جماعتیں

۱۔ ارکھ پٹنہ (اڑیسہ)
۲۔ تالیر کوٹہ "
۳۔ پیدہ بسنہ (مدھیہ پردیش)

۸۰٪ ادائیگی کرنے والی جماعتیں

۱۔ امروہہ (یوپی)
۲۔ بریلی "
۳۔ ننگلہ گھنو "
۴۔ گیا (بہار)
۵۔ مہو بھنڈار "
۶۔ جے پور (راجستھان)
۷۔ کلکتہ (بنگال)
۸۔ کھڑک پور "
۹۔ گاتالہ "
۱۰۔ بریشد "
۱۱۔ سونگھڑہ۔ (اڑیسہ)
۱۲۔ رؤڑکیلہ "
۱۳۔ ساگرہ (کرناٹک)
۱۴۔ دیودرگ "
۱۵۔ چنتہ کنٹہ (آندھرا)
۱۶۔ وڈمان "
۱۷۔ جنرچرلہ "
۱۸۔ میلاپالیم (تامل ناڈ)
۱۹۔ موریاکنی (کیرالہ)
۲۰۔ کوڈیا تھور "
۲۱۔ کوئیلون "
۲۲۔ پونچھ (جموں)
۲۳۔ سرینگر (کشمیر)
۲۴۔ ناصر آباد "
اندورہ "

آپ کے اموال میں خیر و برکت ہوگی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ (سورۃ البقرۃ)

یعنی جو لوگ اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی حالت اس دانہ کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور بہت جاننے والا ہے۔

مندرجہ بالا ارشاد خداوندی سے یہ بات پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی مومن مخلص بھائی بہن یا عزیز خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اُن کے اموال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت دی جائے گی اور اس خیر و برکت کے نتیجہ میں ان کے اموال میں اضافہ ہوگا۔

پس ہمارے وہ عزیزان و بزرگان جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کو پورے اخلاص کے ساتھ باقاعدہ اور باشرح ادا کرتے ہیں یقیناً ان کے اموال اور کاروبار میں برکت دی جاتی ہے اور مزید برآں وہ اللہ کے افضال و انعامات کے وارث بنتے ہیں اور پھر یہ برکت نسل در نسل بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس جملہ احباب جماعت اپنے چندہ جات کا از سر نو جائزہ لیں کہ کیا وہ باشرح چندوں کی ادائیگی کر رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقررہ معیار کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات ادا کرنے کی توفیق دے کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسے مخلصین کے لئے اپنے مولا کریم کے حضور ان الفاظ میں دُعا فرمائی ہے۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

ناظر بیت المال آمد قادیان

التواء پونچھ کانفرنس

ریاست کشمیر کے حالات کی بناء پر حکومت نے ایک ماہ کے لئے ریاست میں ہر قسم کے مذہبی۔ سیاسی جلسوں کے منعقد کرنے پر پابندی لگا دی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے سرینگر کانفرنس جو ۲۴۔ ۲۵ اگست کی تاریخوں میں منعقد ہونی تھی اسے ملتوی کر دینا پڑا۔ چونکہ پوری ریاست میں مذہبی جلسوں پر بھی پابندی ہے۔ اس لئے ۶۔ ۷ ستمبر کی تاریخوں میں پونچھ کانفرنس منعقد نہیں ہو سکے گی۔ اسے آئندہ کسی وقت پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش کی چودھویں صوبائی کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس مرتبہ جماعتہائے احمدیہ اتر پردیش کی چودھویں سالانہ صوبائی کانفرنس مورخہ یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز بدھ و جمعرات کو شاہجہانپور میں منعقد ہوگی۔ اتر پردیش۔ راجستھان اور دہلی کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ ضروری خط و کتابت خاکسار کے نام اور چندہ کانفرنس مکرم جنرل سیکرٹری صاحب کے پتہ پر ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ مقامی حالات کے مطابق درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ہیں۔

جنرل سیکرٹری :- مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی
سیکرٹریان :- (۱) مکرم عبد الواحد صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ
(۲) " محمد شاہد صاحب وسیم

المعلن :- خاکسار: عبد الحق فضل صدر مجلس استقبالیہ
C/O AHMADI and CO BAHADURGUNJ
SHAHJAHANPUR (U.P)

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "تیسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس" اس سال ۲۹/۳۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو "مظفر پور" میں منعقد ہوگی انشاء اللہ۔

(۱) مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام ہوگا (۲) موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا۔ (۳) صوبہ بہار کی جماعتیں کانفرنس فنڈ جلد از جلد ارسال فرمادیں (۴) بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے اور ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین!

المعلن :- عبد الرشید ضیاء مبلغ انچارج مقیم بھاگلپور

ترسیل زر کا پتہ :-
AHMADIYYA MUSLIM MISSION, TATARPUR
ROAD, BHAGALPUR-2 (BIHAR)

درخواست دعا

مکرم مسعود احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاّئی (بہار) نے امسال B.SC (ENGG) میٹالرجی میں فرسٹ کلاس میں پاس کیا ہے موصوف اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ بیس روپئے ادا کرتے ہوئے باعزت روزگار مہیا ہونے اور اپنے چھوٹے بھائی عزیز مظفر احمد کی میڈیکل کے داخلہ میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار۔ عبد الرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور (بہار)